https://farid.ps/articles/spain_backing_sumud_flotilla/ur.html

اسپین کی سمد فلصیلہ کی حمایت اسرائیل کی غزہ کی تباہی میں ایک اہم موڑ ہو سکتی ہے

تقریباً دو سال سے، دنیا نے اس چیز کا مشاہدہ کیا ہے جسے جدید تاریخ میں شہری آبادی کے خلاف سب سے زیادہ منظم اور سفاکانہ تباہی کی مہموں میں سے ایک کے طور پر وسیع پیمانے پر بیان کیا گیا ہے۔ غزہ - جو کہ بیس لاکھ سے زائد فلسطینیوں کے ساتھ ایک گنجان آباد علاقہ ہے - اکتوبر 2023 سے تقریباً مکمل محاصرے میں ہے۔ اس کا بنیادی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے، پانی اور بجلی تک رسائی محدود کر دی گئی ہے، اور اس کی شہری آبادی کو بار بار بمباری، نقل مکانی، اور بھوک کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

بڑھتی ہوئی تعداد میں، عالمی رائے عامہ اور بین الاقوامی قانونی اداروں نے اسے وہ کہنا شروع کر دیا ہے جو یہ ہے: **نسل کشی**۔ عالمی عدالت انصاف نے اپنے 2024 کے عبوری اقدامات اور بعد میں اپنی مشاورتی رائے میں فیصلہ دیا کہ اسرائیل کی پالیسیاں غزہ اور مغربی کنارے دونوں میں **نسل کشی کنونشن**، **چوتھے جنیوا کنونشن**، اور **عالمی عرفی قانون** کے متعدد مضامین کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ آئی سی جے نے مزید یہ طے کیا کہ **اسرائیل کا فلسطینی علاقوں پر قبضہ غیر قانونی ہے** اور رکن ممالک کو **اس غیر قانونی صورتحال کو تسلیم نہ کرنے اور اس کی مدد نہ کرنے کی ذمہ داری عائد ہے۔**

تاہم، ان واضح قانونی فیصلوں کے باوجود، اسرائیل نے اپنی فوجی مہم جاری رکھی ہے - جو کہ دہائیوں کی **سفارتی استثنیٰ**، اقوام متحدہ میں ویٹو کے تحفظ، اور خاص طور پر ریاستہائے متحدہ جیسے طاقتور مغربی ممالک کی مضبوط حمایت سے حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ نتیجہ: دنیا بڑی حد تک تماشائی بنی رہی جب غزہ کو ملبے میں تبدیل کر دیا گیا۔

اب، یہ حساب کتاب تبدیل ہونے والا ہے۔

اسکول کے صحن کا غنڈہ اپنے حریف سے ملتا ہے

دہائیوں سے، اسرائیل نے بین الاقوامی نظام میں اسکول کے صحن کے غنڈے کی طرح عمل کیا ہے - حدود کو دھکیلنا، فیصلوں کو نظر انداز کرنا، اور اس یقین کے ساتھ کشیدگی بڑھانا کہ کوئی بھی اس کا براہ راست مقابلہ کرنے کی جرات نہیں کرے گا۔ اس

رویے کو واشنگٹن کے ساتھ اس کے اتحاد، علاقائی فوجی برتری، اور اس کے غیر اعلانیہ جوہری روک تھام نے تقویت دی ہے۔ لیکن اس رویے نے **تکبر** کو بھی پروان چڑھایا ہے - یہ یقین کہ کوئی بھی عمل، چاہے کتنا ہی لاپرواہ یا غیر قانونی ہو، متناسب بین الاقوامی ردعمل کو متحرک نہیں کرے گا۔

اسرائیل کا اس سال کے شروع میں **قطری سفارتی مفادات پر حملہ** کرنے کا فیصلہ بڑے پیمانے پر اس کی سب سے بے وقوفانہ اشتعال انگیزیوں میں سے ایک سمجھا گیا۔ لیکن اب جو کچھ سامنے آرہا ہے وہ اس سے بھی آگے نکل سکتا ہے: **سمد فلصیلہ پر ممکنہ اسرائیلی حملہ** - ایک کثیر القومی بحری جہازوں کا قافلہ جو غزہ تک انسانی امداد پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ شریک جہازوں میں وہ شامل ہیں جو **ہسپانوی پرچم** کے تحت جہاز رانی کر رہے ہیں، جو **ہسپانوی شہریوں** کو لے جا رہے ہیں - جن میں منتخب عہدیدار، امدادی کارکن، اور صحافی شامل ہیں۔

اگر اسرائیل ان جہازوں پر مہلک قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہے، تو یہ واقعات کی ایک ایسی زنجیر کو متحرک کر سکتا ہے جو جغرافیائی سیاسی اور قانونی منظر نامے کو ڈرامائی طور پر تبدیل کر دیتا ہے - اور ممکنہ طور پر اسرائیل کو، اس کی تاریخ میں پہلی بار، نہ صرف غزہ کے محاصرے بلکہ مغربی کنارے کے قبضے کو بھی ترک کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

قانونی ڈومینوز گرنا شروع

مرحلہ 1: شہری جہاز پر حملہ - اقوام متحدہ کے چارٹر کا آرٹیکل 51

اگر اسرائیلی فوجیں **غیر ملکی پرچم والے شہری جہازوں** پر کھلے سمندر میں حملہ کرتی ہیں - خاص طور پر بین الاقوامی پانیوں میں - تو یہ بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہوگی، جس میں شامل ہیں:

- **UNCLOS** (اقوام متحدہ کی سمندری قانون کی کنونشن)
- **بین الاقوامی عرفی سمندری قانون**
- سمندر میں مسلح تنازعات پر قابل اطلاق بین الاقوامی قانون پر **سان ریمو مینول**۔

اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ **اقوام متحدہ کے چارٹر کا آرٹیکل 51** یہ فراہم کرتا ہے:

> "اس چارٹر میں کوئی چیز انفرادی یا اجتماعی خود دفاعی کے فطری حق کو نقصان نہیں پہنچائے گی اگر اقوام متحدہ کے کسی رکن پر مسلح حملہ ہوتا ہے..."

اگر اسپین یہ طے کرتا ہے کہ اسرائیل کا اس کے جہازوں پر حملہ ایک مسلح حملہ ہے - خاص طور پر اگر شہری ہلاک ہو جاتے ہیں - تو وہ آرٹیکل 51 کے تحت **انفرادی خود دفاعی** کا سہارا لے سکتا ہے۔ مزید برآں، یہ سہارا **اجتماعی خود دفاعی** کو دعوت دے سکتا ہے، جہاں **دوسرے ممالک رضاکارانہ طور پر اسپین کے جواب دینے کے حق کی حمایت کرتے ہیں۔**

ممالک جیسے:

- **ترکی** (نیٹو کا رکن جس کے تاریخی شکایات اور اسرائیل کے ساتھ علاقائی اسٹریٹجک مقابلہ ہے)،
- **انڈونیشیا** (جس نے حال ہی میں اقوام متحدہ کے مینڈیٹ کے تحت غزہ میں امن فوج میں شامل ہونے کی سیاسی مرضی کا اظہار کیا ہے)،
- **یمن** (جو پہلے سے ہی بحیرہ احمر میں اسرائیلی شپنگ پر غیر متناسب بحری دباؤ میں مصروف ہے)،

...اسپین کے خود دفاعی دعوے کی حمایت کا اعلان کر سکتے ہیں۔ یہ **قانونی اتحادی ڈھانچہ** بناتا ہے محدود بحری، فضائی، اور انسانی امدادی کارروائیوں کے لیے **اجتماعی خود دفاعی** کے اصول کے تحت - یہاں تک کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد کی غیر موجودگی میں۔

مرحلہ 2: فوجی جہاز پر حملہ - نیٹو کا آرٹیکل 5

اگر صورتحال مزید بڑھتی ہے - مثال کے طور پر، اگر اسرائیلی فوجیں **ہسپانوی یا ترکی جنگی جہاز پر حملہ** کرتی ہیں - تو قانونی اور سیاسی حساب کتاب فیصلہ کن طور پر بدل جاتا ہے۔

نیٹو معاہدے کے آرٹیکل 5 کے تحت، **آرٹیکل 6** کے ذریعہ بیان کردہ آپریشنل علاقے (بشمول بحیرہ روم) میں کسی رکن کی **فوج، جہازوں، یا ہوائی جہازوں** پر حملہ سب پر حملہ سمجھا جاتا ہے۔ اسپین اور ترکی پھر **آرٹیکل 5 کو باضابطہ طور پر نافذ کر سکتے ہیں**، جس سے ایک اجتماعی رد عمل کا طریقہ کار شروع ہو جاتا ہے۔

اگرچہ نیٹو اتفاق رائے سے کام کرتا ہے اور ہر رکن ملک اس بات میں لچک رکھتا ہے کہ وہ کیا حصہ ڈالتا ہے، آرٹیکل 5 کا سہارا لینا **مشاورت اور یکجہتی** کو لازم کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر **ریاستہائے متحدہ اور جرمنی** - دونوں اسرائیل کے ساتھ گہرے طور پر جڑے ہوئے - لڑائی سے گریز کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، تو یہ امکان نہیں ہے کہ وہ **دوسرے نیٹو اراکین کو عمل کرنے سے روکیں گے**، خاص طور پر یوکرین پر **اتحاد کی یکجہتی کو برقرار رکھنے** کے جاری اہم ضرورت کے پیش نظر۔

بحری محافظت سے اسٹریٹجک پسپائی تک

جواب میں، نیٹو کی قیادت میں ایک کثیر القومی اتحاد - جو غالباً اسپین، فرانس، ترکی، اور اٹلی پر مرکوز ہو گا، اور دیگر ہمدرد ممالک کی حمایت سے - تیزی سے قائم کر سکتا ہے:

- غزہ کے لیے ایک انسانی بحری راہداری
- مشرقی بحیرہ روم کے پانیوں پر فضائی اور بحری دفاعی گشت
- تلاش اور بچاؤ اور قافلہ کی حفاظت کے لیے مشترکہ کمانڈ میکانزم

اسرائیل کی بحریہ اور فضائیہ، اگرچہ جدید اور علاقائی طور پر غالب ہیں، ایک مربوط نیٹو فورس کے ساتھ حقیقت پسندانہ طور پر مقابلہ نہیں کر سکتیں - خاص طور پر ایسی نہیں جو آرٹیکل 5 کے تحت کام کر رہی ہو اور اجتماعی خود دفاعی کی سیاسی جواز یت سے حمایت یافتہ ہو۔

ایسی دباؤ کے تحت، اسرائیل کو پسپائی اختیار کرنی پڑے گی - نہ صرف غزہ کے محاصرے کو ختم کرنا بلکہ مغربی کنارے کے کچھ حصوں یا پورے سے واپس ہٹنا، 2024 کے آئی سی جے کے مشاورتی رائے کے مطابق، جس نے واضح طور پر اسرائیل کے قبضے کو غیر قانونی قرار دیا اور رکن ممالک کو اس کی حمایت ختم کرنے کا حکم دیا۔

نتائج: "امن کے لیے متحد" کے ذریعے نتیجہ کو قانونی بنانا

جب گرد و غبار بیٹھ جاتی ہے، تو وہی ممالک کا اتحاد جو اجتماعی خود دفاعی میں عمل کرتا تھا، جنرل اسمبلی میں "امن کے لیے متحد" قرارداد لا سکتا ہے - پسپائی طور پر:

- کثیر القومی آپریشن کی حمایت کرنا، اور
- فلسطین میں، غزہ اور مغربی کنارے دونوں کو شامل کرتے ہوئے، ایک باضابطہ اقوام متحدہ کی امن مشن کو اختیار دینا۔

یہ ایک بین الاقوامی قانونی ڈھانچہ فراہم کرے گا - اگرچہ نازک - اس کے لیے:

- محاصرے کا خاتمہ،

- فلسطینی شہریوں کی حفاظت،
- غیر قانونی بستیوں کو ختم کرنا، اور
- فلسطینی شہری معاشرے کے تباہ شدہ اداروں کی تعمیر نو۔

مشرق وسطیٰ میں ایک اہم موڑ - اور بین الاقوامی قانون میں

غلطی نہ کریں: اس میں سے کچھ بھی یقینی نہیں ہے۔ تصاعد، غلط حساب کتاب، اور رد عمل کے خطرات حقیقی ہیں۔ لیکن **سمد فلصیلہ بحران**، اگر اسرائیل اسے غلط طریقے سے ہینڈل کرتا ہے، تو یہ **ایک تاریخی تبدیلی** کا آغاز ہو سکتا ہے - نہ صرف علاقے کے طاقت کے توازن میں، بلکہ **بین الاقوامی قانون** کے اطلاق میں بھی۔

دہائیوں میں پہلی بار، **اسپین جیسا ملک** - یورپی اتحادیوں، مسلم اکثریتی شراکت داروں، اور عوامی حمایت کی ایک اہم مقدار کی حمایت سے - وہ سرخ لکیر کھینچ سکتا ہے جو اسرائیلی-فلسطینی تنازعے میں بین الاقوامی قانون کو نہیں ملی تھی۔

یہ اسرائیل کی تباہی نہیں ہوگی۔ لیکن یہ **اسرائیل کی غزہ کو بغیر نتائج کے تباہ کرنے کی صلاحیت کا خاتمہ** ہو سکتا ہے۔

اور شاید، غزہ کی راکھ سے، دنیا آخر کار ایک ایسا ڈھانچہ بنا سکتی ہے جو مستقبل کے نسل کشیوں کو نہ صرف غیر قانونی بلکہ ناممکن بنا دے۔